© rasailojaraid.com

غزل

رہتا ہے مری بزم میں پیارا انہیں پندار
بے باکیٔ اغیار پہ ہوجاتے ہیں سرشار

ہر گام پہ دیوار کھڑی دیکھ رہا ہوں
قسمت میں مگر پھر بھی نہیں سایۂ دیوار

اُس پر ہی زمیں تنگ کیئے دیتی ہے دنیا
جس کا کوئی دنیا میں شناسا ہے نہ گھر بار

یارو! وہ اِسے ترکِ تعلق کہیں کیوں کر
ہر آن ہی رہتے ہیں وہ جب درپےِ آزار

اِس بار بھی ہے کاکُلِ پیچاں پہ اُنہیں زعم
اب کے بھی نہ ہو پاؤں گا اُن سے میں گرفتار

پوشیدہ محاسن مرے کھل جائیں گے تجھ پر
آذر میں تری ضرب کا لیکن ہوں طلب گار

وہ دان کیے دیتے ہیں شبنم بھی گلوں کو
اُن کو نہیں مجبوریٔ زیبائشِ رخسار

ہم آئے بھی بیٹھے بھی چلے بھی گئے، لیکن
وہ محوِ ضیا پاشیٔ نظارہ و دیدار

اِک آنکھ کی پتلی ہے کہ حرکت نہیں کرتی
منظر ہیں بدلتی ہوئی رفتار میں سرشار

اُس نے ہی ترے منہ میں زباں رکھی ہے اپنی
عتباںؔ تجھے ہو نہ سکی جرأتِ اِظہار

☆......☆......☆

سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

© rasailojaraid.com